شذرات

افادات امام عبید اللہ سندھی

(۴)

لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۝ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ کیا کرنے کے متعلق اوپر ذکر کیا ہے کہ اس سے خاندان بنتے ہیں۔ اب بتلایا گیا کہ خاندان بننے کے ساتھ ان کے اقتصادی ضرورت کا انتظام کریں۔ مگر مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی کا رونا عام رویا جاتا ہے اس کی وجہ ہے کہ وہ اپنی روزانہ زندگی میں بیحد مسرف اور فضول خرچ واقع ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ اور موت کے موقع میں صرف نام کے لیے اپنی جائیدادیں مہاجنوں اور بنیوں کے ہاتھ کوڑیوں کے مول فروخت کرتے ہیں۔ اس کو سودخوری کی نہیں بلکہ ان کی جدوجہد اور محنت کی زندگی دکھانے حاجت ہے اور فضول خرچی اور اسراف سے بچانے کی ضرورت ہے۔ افسوس کہ جدید تعلیم ان میں سے کسی مرض کی دوا نہیں بن سکتی تعلیم یافتہ مرد ہو یا عورت اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلا کر فیشن بنانے کی خواہش دونوں میں یکساں موجود ہے۔ نئی تعلیم صرف اس قدر تبدیلی کرتی ہے کہ اپنے فیشن کا روپیہ ملک کے بجائے یورپ کو بھیجنا پسند کرتی ہے۔ غیر تعلیم یافتہ اور دیسی غذا ملے گی جو تعلیم یافتہ خاتون کسی یورپی کا پاؤڈر، عورتوں کی تعلیم بے شک ضروری ہے مگر تعلیم سے زیادہ ضروری چیز تربیت ہے اور وہ بھی مذہبی اور قومی مذہبی تربیت کیا یہ افسوس کے قابل نہیں کہ جس طرح تعلیم یافتہ مرد انگریزوں کی نقل کو اپنا کمال جانتے ہیں تعلیم یافتہ ÷ اپنی بھی میموں کے فعل کو آثار فخر مانتی ہیں یہ تمام باتیں اصلاح کے قابل اور اصلاح کی محتاج ہیں۔ مضمون لکھنا اور لکھانا کوئی بڑے کمال کی چیز نہیں، کمال کی چیز عمل ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان مردوں کی طرح مسلمان عورتوں میں بھی یہ عیب ترقی پا رہا ہے اور عمل کے بغیر صرف لکھنے اور جوڑنے کو اصلاح کے لیے کافی سمجھا

گیا ہے۔ ہماری مثال ایسی ہے جیسے گھر میں آگ لگی ہوئی ہو اور گھر کے سب لوگ آگ کو عملاً بجھانے کے بجائے صرف آگ آگ چلا رہے ہوں اور اس پر ماتم اور تقریر کر رہے ہوں۔ ہمارے گھروں کی اصلاح سے اکثر کام ہماری عورتوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اگر وہ سنبھل جائے تو مسلمان کا گھر سنبھل جائے۔ مسلمان عورتوں کی جہالت حد درجہ قابل افسوس ہے اور ہم کو تو ہر طرح سے اسے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن علم کے ساتھ عمل سکھانے کی بھی ضرورت ہے۔ ہمارے اکثر اسکولوں کی مدرسات غیر مسلمہ ہوتی ہیں۔ جو ہمارے کیریکٹر اور مذہبی اخلاق سے ناواقف ہوتی ہیں۔ ان کے زیر سایہ یہ بیوی بچوں میں کسی خوبی کی پیدا ہونے کی امید ہو سکتی ہے؟ ہندوستان کی عورتوں میں اگر کسی قسم میں اور صحیح تعلیم کا نمونہ پیش کیا ہے تو مرہٹہ عورتوں میں جو ایک طرف ٹھیٹھ ہندو اور ہندوستانی گھریلو عورتوں میں اور دوسری طرف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور گریجویٹ ہیں۔

قرون اولیٰ کی عورتوں کے حالات کا مطالعہ کیجیے

حضرت عمار کی والدہ سمیہؓ جب مسلمان ہوئیں تو مشرکوں نے لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا کہ شاید ایمان توڑ دیں مگر سورج کی گرم شعاعیں ان کی حرارت ایمانی کو تیز کرتیں۔ کفار جب سب کر تب کر چکے مگر ان کے ایمان میں کوئی فرق محسوس نہ کیا تو آخر انھوں نے تان کر برچھی مار کر شہید کر دیا۔ عمار کا گھرانا غلام تھا۔ اسلام میں شہادت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ زنیرہؓ کنیز تھیں حضرت عمرؓ قبل اسلام اس بیکس کو مارتے مارتے تھک جاتے تھے تو کہتے تھے کہ میں نے تجھے رحم کی بنا نہیں چھوڑا بلکہ اس وجہ سے کہ تھک گیا ہوں۔ زنیرہ حضرت عمر کے گھرانے کی کنیز تھیں۔ اسلام لانے سے پہلے اس کو بہت مارتے تھے۔ اس کو ابوجہل بھی بہت سخت اذیتیں دیتا تھا۔ انھیں مصائب و آلام کی وجہ سے ان کی آنکھ جاتی رہی۔ ہندیہؓ اور ام عبیدؓ دونوں کنیز تھیں اور اسلام لانے کے جرم میں سخت سے سخت مصیبتیں جھیلتی تھیں حضرت ام شریک ایمان لائیں تو ان کے اعزہ و اقارب نے ان کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اور تین دن تک پانی نہیں دیا۔ ایسے واقعات بے انتہا ہیں اور صحابیات جو جنگ میں لڑیں ان کی تفصیر بہت لمبی ہے۔

عشق پہ زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○

ترجمہ : اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار اور یتیم اور محتاج تو ان کو کہہ دو بات معقول ۔

یعنی اس وقت غرباء کا خیال بھی رکھو۔ اس اصول کو مدنظر رکھ کر انگلینڈ میں ہر بے روزگار کے لیے حکومت کی طرف سے وظیفہ مقرر ہے وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا انھیں نہایت نرمی سے سمجھاؤ کہ حصہ تمھیں تمھاری ضروریات کے لیے دیا جا رہا ہے۔ ایک غنی رحم دل اپنے محلے کے غرباء اور اپنے مساکین اقرباء یتامیٰ کا بھی خیال رکھتا ہے اور وہ مرگیا اس کا مال تقسیم ہو رہا ہے اور ان کا بڑا غم ہے تو ان کے غم ٹالنے کی یہ صورت ہے ۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○

اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑی ہے اپنے پیچھے اولاد ضعیف تو ان پر اندیشہ کرے یعنی ہمارے پیچھے ان کا ایسا ہی حال ہوگا جو چاہیئے کہ ڈرے اللہ سے اور کہیں بات سیدھی ۔

ان مسکینوں اور یتیموں کو تسکین دینے کا پیام ہو رہا ہے اور ان کو وارثان دولت کیا جا رہا ہے ۔

تو اس میں تمھاری اولاد ہوتی تو تمھارے دل میں کیا کیا خیال گزرتے اور مرتے وقت رحم کی درخواست ہر ایک سے کرتے اس لیے ایسی جماعت یتامیٰ کو اپنی اولاد سمجھو اور اچھی طرح کچھ دے کر ان کی تسلی کرو ۔

سبحان اللہ عجیب رحم کرنے والی کتاب قرآن مجید ہے اگرچہ توریت میں رحم دلی سمجھائی جاتی ہے مگر قرآن مجید کا طرز بیان قلب کو پانی سے زیادہ نرم کر دیتا ہے غرض اب بتلایا کہ یتیم کی نگرانی کے لیے نہ اس کی ماں ہے نہ اس کا باپ اس بے چارہ کا پرسان حال کوئی نہیں۔ اس غریب کی حالت ماں باپ کے بعد بہت بدتر ہو جاتی ہے اس طرح تمھیں بھی دنیا میں انصاف کرنا چاہیے تاکہ تمھاری وفات کے لیے تمھارے یتیموں کے ساتھ اس طرح کا انصاف ہو یتیم کی بڑی وصف بے مددگاری کی ہے یعنی تمام بے مددگار غریبوں سے اچھی باتیں کرو اور ان کو تسلی دو ۔

○○○